REGISTERD WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۸ — شمارہ ۲۷ — POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P. 6

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر: عبد الحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسہ ۱-۲۵

The Weekly "BADR" Qadian 143516

ہفت روزہ بدر قادیان 143516

۴ر ذی الحجہ ۱۴۰۹ ہجری — ۶ر وفا ۱۳۶۸ ہش — ۶ر جولائی ۱۹۸۹ ع

## اخبار احمدیہ

قادیان ۳ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور امریکہ، کینیڈا کے دورہ پہ بخیر و عافیت ہیں۔

احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

—٭—

قادیان دار الامان

# حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر احمدیت کی

## دوسری صدی کا پہلا عظیم الشان جلسہ

رپورٹ مرتبہ: قریشی محمد فضل اللہ نائب مدیر بدر

قادیان ۲۵/۶/۸۹ آج یہاں پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے وقار و شاندار طریق سے منایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کہ جشن تشکر کے اس سال کثرت کے ساتھ جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد کیا جائے کے مطابق یہ پہلی کڑی تھی۔ یہ مبارک جلسہ زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ ٹھیک سوا آٹھ بجے مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ ازاں بعد عزیز رفیق احمد صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام پڑھا۔

پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیرات اور آپ کی قوت قدسیہ" کی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ گو خدا تعالیٰ کے بے شمار انبیاء آئے ہیں جنہوں نے اپنے متبعین میں پاک تبدیلی پیدا کی مگر آپ کی شان اپنی امت کی روحانی تبدیلی میں نہایت اعلیٰ ہے کیونکہ دیگر اقوام کے مقابلہ پر آپ کی قوم انتہائی گمراہی میں پڑی ہوئی تھی جس کو قرآن مجید ظہر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ اسی طرح جانوروں اور شرالبریہ کے الفاظ سے ان کی حالت ظاہر کرتا ہے مگر آپ کی صحبت نے ان کو حیرت انگیز مقام تک پہنچا دیا جس سے کہ تاریخ کے صفحات جگمگا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نقشہ یوں بیان فرمایا ہے کہ تو نے ان کو گوبر کی مانند پایا اور چمکدار سونے کی ڈلی بنا دیا آنحضور کی قوت قدسیہ سے صحابہ عالیشان مراتب حاصل کر گئے جیسا کہ حضور خود فرماتے ہیں اصحابی کالنجوم نہ صرف یہی بلکہ آپ کی امت کے علماء بھی آپ کی قوت قدسیہ سے بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہو گئے اور ۱۴۰۰ سال میں کوئی وقت بھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں رہا جنہوں نے آپ کی روحانی تاثیرات سے استفادہ نہ کیا ہو۔ ازیں آج آپ کی اتباع سے ہی ایک شخص کو امتی نبی کا مقام بھی حاصل ہوا۔ اور آپ کے فیوض و برکات قیامت تک جاری و ساری ہیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے بعنوان:- "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین" کی تقریر شروع کرتے ہوئے موصوف نے فرمایا کہ یہ مضمون تو بہت وسیع ہے میں صرف اس پہلو کو لیتا ہوں جو بنی نوع انسان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم کی تلاوت و ترجمہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضور نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام مخلوقات کے لئے رحمت ہیں ۱۳ سال مسلسل ظلم برداشت کرنے کے باوجود آپ نے ان کے لئے خیر و برکت کے سامان ہی بہم پہنچائے اور جب مکہ میں قحط پڑتا ہے تو نہ صرف ان ظالموں کے لئے دعا کرتے ہیں بلکہ ان کو غلہ بھجواتے ہیں آپ کو اپنی امت کی تکلیف کبھی برداشت نہیں ہوئی تھی۔ موصوف نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت کے متعدد واقعات کو دلنشین انداز میں بیان کیا۔

بعدہ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ ایم۔ اے مدرس مدرسہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اجلاس کی آخری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت اولاد کے بارہ میں ارشادات" کے عنوان پر کی۔ محترم مولانا صاحب موصوف نے فرمایا کہ بچے قوم کا مستقبل ہوتے ہیں ان کو کارآمد وجود بنانے کے لئے ابتداء سے ہی تیار کرنا چاہیئے جس کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر نفسیات کی حیثیت سے اپنی امت کے لئے بڑے واضح اور قیمتی ارشاد فرمائے ہیں۔ مثلاً نکاح میں تقویٰ مقدم رکھو پھر شادی کے بعد اولاد کے لئے دعا سکھائی بچے کے کان میں اذان دینے کی ہدایت بڑے ہو جائیں تو فرمایا اکرموا اولادکم تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ اور وہ بھی خود کو معاشرہ کا مفید وجود محسوس کریں۔ آخر میں صدر محترم نے دلنشین انداز میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالی۔ دعا پہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔

---

**خوشی کے موقعہ پر**

**-(بدر)-**

**کی مالی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔**

**(ایڈیٹر)**

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
۶ وفا ۱۳۶۸ ہش

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمدؐ اسکے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں
ایام صلح

# کلمہ طیبہ مٹانے والے نادان

"کلمہ طیبہ" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اسلام کی جان ہے۔ اسلام ایک ایسا پیارا مذہب ہے جس کی صداقت کا اقرار کرنے کے ساتھ ہی روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام الہامی مذاہب کی بنیادی سچائی کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا کلمہ طیبہ نہ صرف اسلام کی بنیاد اور جان ہے بلکہ اس پوری کائنات کی روح اور جان بھی کلمہ طیبہ ہی ہے یہی وجہ ہے کہ کلمہ صرف ایک ہے کسی اور نبی کو الگ کوئی کلمہ نہیں دیا گیا۔ آپ بڑے سے بڑے عیسائی بشپ سے دریافت کر لیجئے کہ ان کا کوئی کلمہ ہے؟ تو وہ صاف انکار کر دیں گے۔ البتہ مسلمانوں کے فتنہ پرور علماء خود ساختہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ پڑھا کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ قرآن کریم حدیث نبویؐ یا صحف سابقہ کا کوئی استشہاد پیش نہیں کر سکتے یا للعجب ؎

اپنے ایماں کو ذرا پردہ اٹھا کر دیکھنا ٭ مجھ کو کافر کہتے کہتے خود نہ ہوں از اہل نار

فرعونِ زمانہ ضیاء الحق اور ان کے بدکردار نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے علماء نے احمدیت کی مخالفت کی آڑ میں کلمہ طیبہ کو مٹا کر اور اس کی توہین کا ارتکاب کر کے (حالانکہ یہ بدقسمت لوگ اسی کلمہ طیبہ کو پڑھ کر خود مسلمان کہلاتے ہیں) اتنے بڑے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں کہ تاریخ انسانی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور اسی گناہ کبیرہ کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور پھر چیلنج مباہلہ کے بعد جلد ہی اسلم قریشی کی اچانک بازیابی اور ضیاء الحق کی مع لاؤ لشکر ہلاکت نے ان کو اس رنگ میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا کر خاکستر کر دیا ہے کہ حدیث نبویؐ کے مطابق کلمہ طیبہ کے اس دشمن بدا کو زمین نے بھی قبول نہیں کیا ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر ٭ میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار (درثمین)

اس کے بعد کچھ روز خاموشی کے بعد حال ہی میں تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ احمدیہ مسجد دارالذکر لاہور کی پیشانی سے پولیس کے بعض بدقسمت کارندوں نے پھر کلمہ طیبہ مٹایا ہے۔ بڑے ہی نادان ہیں یہ لوگ جو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ؎

پھولیں پھلیں گے ہر سو کلمہ پڑھانے والے
مٹ جائیں گے جہاں سے کلمہ مٹانے والے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آغاز کار میں ہی واشگاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ بلا امتیاز عقیدہ و مسلک ہر مسلمان کو کلمہ طیبہ کے لئے بھرپور غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ مکرم محمد حنیف رامے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب، محترمہ بیگم نسیم ولی خاں وائس پریذیڈنٹ۔ این۔ ڈی۔ پی۔ اور لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن اور متعدد دوسرے ممتاز سیاسی لیڈروں اور تنظیموں نے ضیاء الحق کی اس انسانیت سوز حرکت کی برملا مذمت کی۔ اور اوجڑی کیمپ سے جو راکٹوں کی بارش ہوئی تھی جس کے نتیجہ میں ہزاروں لوگ ہلاک ہو گئے۔ اور احری سب کے سب بچائے گئے۔ اس حادثہ کو ضیاء الحق نے بھی قیامت صغریٰ قرار دیا تھا اس وقت وہ لوگ جن میں صداقت کی رمق باقی تھی کھلم کھلا شور مچاتے ہوئے اور حکمران اور فتنہ پرور مولویوں پر لعنت ملامت کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے کہ:۔

او بدبختو! اور کلمہ طیبہ کی توہین کرو اور مسجدیں مسمار کرو یہ خدا کی ناراضگی کا اظہار ہے۔"
(بدر ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء)

اسی طرح سیالکوٹ کی سیاسی شخصیت چوہدری احمد شجاع نے کلمہ طیبہ کو مٹانے کی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"حکمران خدا اور اس کے رسول مقبولؐ کا نام مٹاتے ہوئے خدا کی غیرت کو للکار رہے ہیں خدانخواستہ اس کی سزا کہیں پوری قوم کو نہ بھگتنا پڑے؟"
(روزنامہ حیدر ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

یہ چند لیڈر ضرور ایسے ہیں جنہوں نے جرأت اور بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن کلمہ طیبہ جو نہ صرف اسلام بلکہ اس پوری کائنات کی روح اور جان ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان سنی، شیعہ، اہل حدیث وغیرہ کلمہ طیبہ کے لئے بھرپور غیرت کا مظاہرہ کرے ؎

ایک بن جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

بہرحال آج یہ حقیقت خود دشمنان احمدیت کے ہاتھوں سے منظر عام پر آگئی ہے کہ انہوں نے احمدیت کی مخالفت اور کلمہ طیبہ کی مخالفت کو ایک جگہ اکٹھا کر کے غیر شعوری طور پر احمدیت کو خراج تحسین پیش کر دیا ہے ؏

پہنچی وہاں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کی ہدایت کے سامان ظاہر فرمائے آمین ؎

یہ وہ چمن ہے یہاں پھول بھی ہیں کانٹے بھی
سلیقہ شرط ہے انساں کو زندگی کے لئے

(عبد الحق فضل)

---

## ۱۱ جون کی شب کو دارالذکر لاہور کی پیشانی سے پولیس کی طرف سے کلمہ طیبہ کو چھپانے کی ناپاک حرکت کی خبر سن کر

## میری مدد کو دیکھو وہ آپ آ رہے ہیں

حمد و ثنا کے دلکش نغمات گا رہے ہیں
صد سالہ جشن کی ہم خوشیاں منا رہے ہیں
اَحمدؐ کی بارگہ میں ہم سر جھکا رہے ہیں
آخر بتاؤ کس کا ہم دل دکھا رہے ہیں؟

ہم ہیں کہ کلمہ پڑھ کر شب کو ہیں سر بسجدہ
وہ ہیں کہ شب کو اٹھ کر کلمہ مٹا رہے ہیں
مُلّا سمجھ رہا ہے اپنی اجارہ داری
اللہ کا ہے کلمہ جو ہم سنا رہے ہیں

ڈر ہے یہ کہ نہ اُٹھے ان پر غضب خدا کا
چھپ چھپ کے دوستوں سے جو حق چھپا رہے ہیں
ان پنڈتوں سے آخر اتنا تو کوئی پوچھے
کس وید منتر کا ہم دل دکھا رہے ہیں؟

اک وقت تھا کہ کلمہ پڑھ کر ہوا میں مسلم
اب وہ اسی بنا پر کافر بنا رہے ہیں
سو سال سے پیارو تم آزما رہے ہو
سو سال سے مسلسل ہم جاں لٹا رہے ہیں

اغیار سے گلہ کیا آخر وہ غیر ٹھہرے
دکھ ہے کہ خود مسلماں کلمہ مٹا رہے ہیں

تنہا نہ سمجھو یارو شبیر ناتواں کو
میری مدد کو دیکھو وہ آپ آ رہے ہیں

طالب دعا: شبیر احمد تحریک جدید ربوہ

# جلسہ سالانہ برطانیہ کا افتتاحی اجلاس

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تیئیسواں (۲۳) جلسہ سالانہ اپنے مخصوص دینی اور روحانی ماحول میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء کو ۲ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ افتتاحی اجلاس حضور انور کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ انگلستان نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ انگلستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا جس کا پہلا شعر ہے ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائیگا ۔ ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

اس نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور نظم مکرم بکری عبیدی آف تنزانیہ۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے پڑھی جس کا پہلا شعر ہے ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

ایک افریقن احمدی سے اُردو زبان میں نظم سن کر ایک غیر معمولی کیفیت پیدا ہوئی۔

بعد ازاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے افتتاحی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے :۔

فرمایا یو کے کی جماعت کا یہ (پانچواں) جلسہ سالانہ ہے جس میں میں اور آپ شریک ہو رہے ہیں لہذا جلسہ سالانہ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل کر لیں کہ آئندہ سال جلسہ سالانہ مرکز احمدیت میں ہو تا کہ وہ لکھو کھہا احمدی بھی شامل ہو سکیں جن کی تمنائیں تڑپ رہی ہیں اور جن کی آنکھیں ہمارا نکو دیکھنے کیلئے ترس رہی ہیں۔

یہ جلسہ سالانہ احمدیت کی پہلی صدی کا آخری جلسہ ہے اور یہ جلسہ اس لحاظ سے بھی بہت اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے مجھے معاندین و مکفرین کو مباہلہ کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۲ء میں معاندین کو دعوتِ مباہلہ دی تھی بعد میں خلفاء احمدیت کے دور میں دعوتِ مباہلہ کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس لحاظ سے موجودہ دعوت مباہلہ بہت اہم ہے اور یہی آج کی افتتاحی تقریر کا موضوع ہے۔

یہ دعوت مباہلہ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک کے تاریخی دن دی گئی اور اس چیلنج کو اخبارات کے ذریعہ شائع بھی کر دیا گیا۔ ابھی ایک ماہ ہی گذرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تائید اور دشمنان احمدیت کی تذلیل کے لئے ایک عظیم الشان نشان دکھایا جس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۸۳ء کو جب میں کراچی سے ربوہ پہنچا تو مجھے پہلی دفعہ بتایا گیا کہ مجھ پر اسلم قریشی کے اغواء اور قتل کا الزام لگایا جا رہا ہے جس کا مجھے کچھ علم نہ تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اسلم قریشی وہ شخص ہے جس نے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بچ گئے۔ اس وقت اسلم قریشی اسلام آباد میں کمشنر کا ہیلپنگ تھا۔ چاقو کے ایک حملہ سے یہ صاحب لکینک سے مولانا عاشق رسول اور ختم نبوت کے عظیم مجاہد بن گئے

گزشتہ پانچ سال کے دوران مسلسل اخبارات کے ذریعہ اس بات کو مشتہر کیا گیا کہ مرزا طاہر احمد اسلم قریشی کا قاتل ہے اور قوم اس خون کا بدلہ مانگتی ہے احمدیوں کے گھروں اور عبادت گاہوں کو اس الزام کی وجہ سے حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اسلم قریشی کی مغفرت کے لئے دعاؤں کی بڑی بڑی تحریکیں ہوئیں۔ پھر حکومت بھی اس کیس میں ملوث ہو گئی۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جماعت احمدیہ کے خلاف صدارتی آرڈیننس جاری ہوا۔ تو میں لندن آگیا اس پر اخبارات میں یہ چرچا ہونے لگا کہ اسلم قریشی کے قتل کی وجہ سے مرزا طاہر احمد ملک سے بھاگ گیا ہے حالانکہ اگر اسلم قریشی کے کیس کی وجہ سے بھاگنا تھا تو پہلے ۱۴ ماہ کے دوران کیوں نہ بھاگا۔

**اصل بات یہ ہے کہ جب تک پاکستان میں یہ ظالمانہ آرڈی ننس رہے گا جماعت احمدیہ کا خلیفہ اُس ملک میں داخل نہیں ہو گا۔**

کیونکہ جماعت احمدیہ کا خلیفہ ۱۱۷ ممالک کے احمدیوں پر نگران ہے اور وہ کسی ایسے ملک میں نہیں رہ سکتا جس میں رہ کر وہ اپنے فرائض منصبی ادا نہ کر سکتا ہو۔

اسلم قریشی کیس کی تفصیل بتاتے ہوئے فرمایا:۔

۱۲ مئی ۱۹۸۳ء کو لولاک اخبار میں صدر پاکستان کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کی گئی جس میں بتایا گیا کہ ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء کو مولانا اسلم قریشی معرا کے میں ختم نبوت کے جلسہ میں تقریر کرنے گئے اور وہاں سے احمدیوں نے انہیں اغوا کر لیا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ ۸۹ سال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ پہلا واقعہ ہے (گویا اس بات کی خود گواہی دے دی کہ جماعت احمدیہ کی ۹۸ سالہ تاریخ اس قسم کے واقعات سے پاک ہے)

بعد میں اسلم قریشی کو بڑے بڑے خطابات دیئے گئے اور جماعت احمدیہ کو اُس کے قتل کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ دعائے مغفرت اور ایصالِ خیر کے لئے ملکی سطح پر دن مقرر کئے گئے۔ ملک میں ختم نبوت کانفرنس کر کے اس بات کا اعلان کیا گیا کہ اگر حکومت نے اسلم قریشی کے خون کا بدلہ نہ لیا تو قوم خود انتقام لے گی۔ ایک بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ مرزا طاہر کے حکم کے بغیر کوئی مرزائی یہ کام نہیں کر سکتا اس لئے اُسے گرفتار کیا جائے۔ (گویا یہ اعتراف کر لیا کہ جماعت احمدیہ امام کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتی اور یہی وہ اسلام ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے سکھایا تھا اور آج یہ اسلام خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہے)

ختم نبوت کانفرنس میں نام نہاد علماء نے یہ بھی کہا کہ مرزا طاہر کو پھانسی دی جائے اور جنرل ضیاء الحق کو کہا گیا کہ اگر نواب محمد احمد کے قتل کی وجہ سے بھٹو کو پھانسی دی جا سکتی ہے تو اسلم قریشی کے قتل کی وجہ سے مرزا طاہر کو کیوں نہیں دی جا سکتی۔ اصل بات یہ ہے کہ معاندین احمدیت کی یہ سازش تھی کہ جماعت احمدیہ کو خلافت سے محروم کر دیا جائے۔

پھر میرے لندن آنے کے بعد یہ بیان دیئے کہ میرے داماد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بیٹے مرزا لقمان احمد کو اسلم اغوا کیس میں گرفتار کر کے تفتیش کی جائے۔ حکومت کی طرف متعدد کمیشن قائم کئے گئے۔ دو سال کے بعد اخبارات میں یہ بیان بھی شائع ہوا کہ ۲۲ فروری ۱۹۸۵ء کو صدر پاکستان نے اسلم قریشی کا معمہ حل نہ کرنے کا سختی سے نوٹس لیا اور پولیس کو خصوصی ہدایت کی ہے۔

بعض معاندین احمدیت نے بھوک ہڑتال کا بھی اعلان کیا اور کہا کہ

جب تک مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو سزا نہیں دی جاتی اس وقت تک وہ بھوک ہڑتال جاری رکھیں گے۔

ان تمام جھوٹے الزامات اور بہتانات کے بعد ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء کو جو دعوت مباہلہ دی گئی اس میں اسلم قریشی کے قتل کے جھوٹے الزام کو بھی شامل کیا گیا اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے پر لعنت کرے۔ خدا کی شان ہے کہ ٹھیک ایک ماہ بعد ۱۰ر جولائی کو اسلم قریشی صاحب ایران سے پاکستان پہنچ گئے۔ ابتداء میں بہت مباحثہ ہوا کہ اسلم قریشی کو ٹی۔وی پر پیش کیا جائے یا نہ کیا جائے لیکن بالآخر ٹی۔وی۔ پر پیش ہونے کا فیصلہ ہو گیا اور اسلم قریشی کی موجودگی میں آئی۔جی پولیس نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور جب مولانا اسلم قریشی سے دریافت کیا گیا کہ آپ گھر سے کیوں غائب ہوئے تو انہوں نے کہا کہ بعض گھریلو مسائل کی وجہ سے میں اپنی مرضی سے ایران گیا تھا اور اقرار کیا کہ مجھے کسی نے اغواء نہیں کیا تھا۔

اگرچہ اسلم قریشی کا اس طرح سامنے آنا مولویوں کی بہت بڑی ذلت ہے۔ لیکن مباہلہ کی دعوت کے بعد اس نشان کا ظاہر ہونا مولویوں کے لئے اور بھی زیادہ پریشانی کا موجب ہوا ہے اس لئے توبہ و استغفار کی بجائے ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے سینکڑوں جھوٹ بولتے جا رہے ہیں۔

بعض مولویوں نے کہا کہ قادیانیوں کے امیج (IMAGE) کو بحال کرنے کے لئے یہ ڈرامہ رچایا گیا ہے۔ بعض نے کہا کہ مذہبی قوتوں کو بدنام کرنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ بعض نے کہا کہ پولیس اور حکومت قادیانیوں کے ساتھ مل گئی ہے۔ مرکزی نائب صدر مجلس ختم نبوت نے اس سارے واقعہ کو جھوٹا قرار دے کر حکومت کو مباہلہ کی دعوت دے دی ہے۔

مباہلہ کے اثر کو چھپانے کے لئے بعض مولویوں نے یہ بھی کہا کہ اسلم قریشی پہلے مل چکا تھا اور دعوت مباہلہ بعد میں دی گئی۔ گویا مخالفین کے دل گواہی دے رہے ہیں کہ اگر دعوت مباہلہ پہلے ثابت ہو جائے اور اسلم قریشی بعد میں ملے تو یہ جماعت احمدیہ کی سچائی کی واضح دلیل ہے اسی لئے حقائق کو چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دعوت مباہلہ کے متعلق علماء کے ردِّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دعوت مباہلہ سے فرار کے راستے ڈھونڈنے کے لئے مختلف بیانات دیئے جا رہے ہیں۔ ایک مولانا نے کہا کہ مباہلہ اقصیٰ چوک ربوہ میں ہونا چاہیئے۔ دوسرے نے کہا مدینہ منورہ میں ہونا چاہیئے۔ تیسرے نے کہا کہ بیت اللہ میں ہونا چاہیئے۔ چوتھے نے کہا ویمبلے ہال میں ختم نبوت کے جلسہ کے دوران ہونا چاہیئے۔ حالانکہ اس کے لئے کسی جگہ اور وقت کی تعیین کی ضرورت نہیں۔ مباہلہ کسی مقام کا محتاج نہیں۔ پہلے زمانہ میں اخبارات موجود نہیں تھے اس لئے ایک جگہ جمع ہو کر سب لوگوں کو گواہ بنایا جاتا تھا اب اخبارات کے ذریعہ لوگوں کو گواہ بنایا جا سکتا ہے۔ فرمایا خود ان مولویوں کو علم ہے کہ مباہلہ کے لئے ایک جگہ پر جمع ہونا ضروری نہیں ورنہ یہ کبھی نہ کہتے کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر مولوی ثناء اللہ مباہلہ میں جیت گئے تھے کیونکہ وہاں مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کسی ایک جگہ جمع نہیں ہوئے تھے ساری کارروائی اخبارات کے ذریعہ ہی ہوئی تھی اس سے کھلا ظاہر ہے کہ مولوی محض فرار اختیار کر رہے ہیں اور دل میں اپنے آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں ورنہ مباہلہ سے بھاگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی لعنت جھوٹوں کا تعاقب کرتی چلی جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مرزا غلام احمدؑ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور ان کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہے۔

معاندین کے سردار مولوی منظور چنیوٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس نے ایک بیان میں کہا تھا کہ ہم نے اسلم قریشی قتل کیس کے لئے چھ نام تفتیش کے لئے دیئے ہیں جن میں مرزا طاہر بھی شامل ہے۔ اگر ان چھ لوگوں میں سے اسلم مدینہ ہو تو میں سر بازار گولی کھانے کے لئے تیار ہوں۔ اب مولوی منظور کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو گولی کے لئے پیش کرے لیکن اگر وہ ایسا نہ بھی کرے تو خدا کی تقدیر کی گولی اس کو لگ چکی ہے۔ ذلیل رسوا کر چکی ہے۔

فرمایا: آج معاندین احمدیت مولویوں نے تکذیب کو ذریعہ معاش بنایا ہوا ہے حالانکہ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کو خاص طور پر ڈرایا گیا ہے جو تکذیب کے ذریعہ معاش بناتے ہیں (الواقعہ ۵۶:۸۳)

آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات کا ذکر فرمایا جن میں جماعت احمدیہ کی فتح اور غلبہ کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ افتتاحی خطاب کے بعد حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۱۹ر اگست ۱۹۸۸ء)

# اعلان بابت انتخاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے صدر صاحبان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جن جماعتوں میں انتخابات عہدیداران برائے ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۲ء تاحال کرائے نہیں گئے۔ براہ مہربانی جلد از جلد کروا کر بغرض منظوری دفتر ہذا کو ارسال فرمایئں۔ جزاکم اللہ خیراً

ناظر اعلیٰ قادیان

# درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج علاقہ مدراس کی بچی عزیزہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ سلمہا کی شادی عزیز ناصر احمد صاحب منور سلمہ ابن جناب اے۔ایم ناصر صاحب فائن آرٹ پرنٹرز۔ مقام کولمبو (سری لنکا) سے ۲ر جولائی کو ہونا قرار پائی ہے۔ احباب سے اس کے مبارک ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

۲۔ مکرمہ شگفتہ رحمن صاحبہ NORWAY سے اپنے بعض عزیزان کی طرف سے صدقہ جانور اور قربانی جانور کی مدات میں رقم بھجواتے ہوئے اپنے ان عزیزان کی دینی و دنیاوی ترقیات اور جملہ مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد

# نمایاں کامیابی

مکرم عبدالمنان صاحب راتھر ناصر آباد کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیز رفیق احمد نے سینک سکول انٹرنینس کے امتحان میں تمام کشمیر کے بچوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ حالانکہ اکیا امتحان میں اکثر بچے چھٹی جماعت میں پڑھنے والے حصہ لیتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ نے پڑھنے کی بجائے عمر کو معیار قرار دیا اور ۱۰ تا ۱۲ سال کے بچوں کو امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی میرا بچہ ۱۰ سال کا تھا اور چوتھی کلاس میں زیر تعلیم تھا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی برکت سے یہ نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ بچے کے روشن مستقبل اور نمایاں طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔ مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

(ادارہ)

# سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

# بحیثیت اللہ تعالیٰ کا کامل عبد ہونے کے

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء

قسط نمبر (۲) ~~~~~~ تسلسل کیلئے دیکھئے بدر کا جشن تشکر نمبر

## ذکرِ الٰہی

اظہارِ عبودیت اور اس کی تکمیل کے لئے جہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نماز کا ایک جامع اور معیّن نظام عطا کیا وہاں پر اس کی زندگی کے ہر ہر لمحہ کو ذکرِ الٰہی کی عبادت سے مزیّن فرمایا ہے ایک عابد جب نماز کے ذریعہ اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت سے اپنے دل کو شاداب کرتا ہے تو اس میں ایک فطری جذبہ جنم لیتا ہے اور وہ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کا محبوب ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے جدا ہو چنانچہ اسلام نے عابدوں کے اس فطری تقاضا کی تکمیل کے لئے ذکرِ الٰہی کے نظام کو قائم کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِیۡرًا ۙ وَّ سَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِیۡلًا ○

(احزاب آیت ۴۲ : ۴۳)

کہ اے وے لوگو! جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور اپنی عبودیت کا دم بھرتے ہو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا کرو اور صبح و شام دوام کے ساتھ اس کی تسبیح کیا کرو پھر اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَ اذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِیۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیۡفَةً وَّ دُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ وَ لَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ○

(اعراف آیت ۲۰۶)

کہ اے نبی! تو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتے رہا کر اور دھیمی آواز سے بھی صبح بھی اور شام بھی ایسا ہی کیا کر اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

پھر اپنے عابد بندے کی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیۡنَ یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِهِمۡ وَ یَتَفَكَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آل عمران آیت ۱۹۲)

کہ وہ جو ہمارے عابد بندے ہیں انہیں دور سے دیکھ کر جانا جا سکتا ہے کیونکہ جب وہ کھڑے ہوتے ہیں تب بھی اور جب بیٹھتے ہیں تب بھی اور جب کبھی اپنے پہلوؤں پر لیٹتے ہیں تب بھی اپنے اللہ کو دل سے یاد کرتے ہیں اور یہیں پر بس نہیں کرتے اور اپنی قوتِ فکری سے آسمان اور زمین کی تخلیق پر اور ان کی پُر حکمت بناوٹ پر غور کرتے ہیں اور بے اختیار اپنے معبودِ حقیقی کی عظمت کی شہادت دیتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے یونہی بے فائدہ اور بے مقصد اس عالم کو پیدا نہیں کیا ہے۔ ہم تیری سبّوحیت اور پاکی کے اقراری ہیں تو بھلا کیونکر بے مقصد کام کرنے لگا پھر اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیو۔

ان ارشاداتِ ربّانی کی اقتداء میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو عام کرنے کی خاطر عبدِ کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریص و ترغیب کا نئے سے نیا دلنشین انداز اختیار کیا ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا:۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَقُوۡلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنۡدَ ظَنِّ عَبۡدِیۡ بِیۡ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیۡ۔ فَاِنۡ ذَكَرَنِیۡ فِیۡ نَفۡسِهٖ ذَكَرۡتُهٗ فِیۡ نَفۡسِیۡ وَاِنۡ ذَكَرَنِیۡ فِیۡ مَلَاٍ ذَكَرۡتُهٗ فِیۡ مَلَاٍ خَیۡرٍ مِّنۡهُمۡ

(بخاری مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے موافق ہوں اور میں اس کے ساتھ ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے سو اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ایسی جماعت میں ذکر کرتا ہوں جو اُن سے بہتر ہے۔

پھر ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:۔

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الۡمُفَرِّدُوۡنَ قَالُوۡا وَمَا الۡمُفَرِّدُوۡنَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الذَّاكِرُوۡنَ اللّٰهَ كَثِیۡرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مفرّدون" بازی لے گئے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مفرّدون کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔

پھر ذکرِ الٰہی کی فضیلت اور اس کی عظمت کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لَا یَقۡعُدُ قَوۡمٌ یَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتۡهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِیَتۡهُمُ الرَّحۡمَةُ وَنَزَلَتۡ عَلَیۡهِمُ السَّكِیۡنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیۡمَنۡ عِنۡدَهٗ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی جماعت نہیں بیٹھتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں مگر فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ خداوندی اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ذکر ان لوگوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔

پھر جب ہم عبدِ کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شہادت سامنے آجاتی ہے آپ فرماتی ہیں:۔

عَنۡ عَائِشَةَؓ قَالَتۡ كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَذۡكُرُ اللّٰهَ كُلَّ اَحۡیَانِهٖ

(مسلم)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت دوام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

احبابِ کرام! یہ شہادت کوئی معمولی شہادت نہیں ہے بلکہ اس خاتون کی شہادت ہے جو آپؐ کی ازواجِ مطہرات میں ممتاز حیثیت رکھنے والی تھی اور آپ کی ہر حرکت و سکون سے آگاہ تھی۔ پس بلاشک ذکرِ الٰہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرزِ جان تھی تاریخ کا ورق اُلٹا جائیے ہر ہر حدیث پر نظر ڈال جائیے ایک بھی مقام تو ایسا نہ ملے گا جہاں کوئی اُنگلی رکھ کر یہ کہہ سکے کہ یہ دیکھو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر اپنے رب کا نام نہیں لیا ہے آپؐ کی زندگی ذکرِ الٰہی سے اس طور پر معمور تھی کہ عقل حیران ہو جاتی ہے یہ سوچ کر کہ کتنا پیار تھا آپ کو اپنے پروردگار سے کھانا کھاتے ہیں تو اس کا نام لیتے ہیں کھا چکتے ہیں تو اس کا ذکر کرتے ہیں سوتے ہیں تو اس کو یاد کرتے ہیں، جاگتے ہیں تو اس کا نام لیتے ہیں گھر سے نکلے تو اس کے ذکر کے ساتھ نکلے گھر میں داخل ہوئے تو اس کو دل میں بسا کر داخل ہوئے کوئی کام شروع کرتے ہیں تو اسی کے نام سے اور اگر ختم کرتے ہیں تو اسی کے نام سے حضرت عائشہؓ نے تو سچ ہی کہا تھا کہ

یَذۡكُرُ اللّٰهَ فِیۡ كُلِّ اَحۡیَانِهٖ

کہ آپ جس جگہ بھی ہوں اور جس حال میں بھی ہوں اپنے رب کو ہمیشہ یاد کیا کرتے

تھے۔

احباب کرام! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کوئی ایک وقت نہیں گزارا جو ذکر الٰہی سے خالی ہو۔ وہ پاک وجود خدا تعالیٰ میں بالکل محو ہو گیا تھا۔ اس کی نظر میں سوائے معبودِ برحق کے کوئی اور وجود بسا ہی نہ تھا۔ اندازہ کیجئے وفات کا وقت ہے عام حالات میں مرنے والا پہلے درپہلے اپنی خواہشات کا ذکر کرتا ہے اور اپنے وقت کو وصیت میں صرف کرتا ہے کہ میری بیوی سے یہ سلوک کرنا میرے بیٹوں سے یوں حسن سلوک سے پیش آنا۔ فلاں سے اس قدر روپیہ لینا ہے اور فلاں کو اس قدر روپیہ دینا ہے۔ غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو روزمرہ کی زندگی میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مگر ہمارا آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم جہاں ہزاروں باتوں میں دوسرے انسانوں سے اعلیٰ اور مختلف ہے وہاں اس بات میں بھی دوسروں سے بالاتر ہے ایک بہت بڑی حکومت کا مالک اور بادشاہ تھا۔ ہزاروں قسم کے انتظامات اُس کے زیر نظر تھے لیکن وفات کے وقت دیکھئے اُن میں سے کسی کا خیال تک نہیں آتا۔ نہ وہ آئندہ کی فکر کرتا ہے نہ ملکی انتظامات کے متعلق وصیت کرتا ہے نہ بیٹی نواسے داماد کے متعلق ہدایت لکھواتا ہے۔ اگر اس کی زبان پر کوئی فقرہ جاری ہے تو یہی کہ ؎

اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى
اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

کہ اے اللہ تو بلند شان والا میرا مہربان دوست ہے۔ میں تیری طرف آ رہا ہوں۔ میں تیری طرف آ رہا ہوں۔

(بخاری کتاب المغازی)

سبحان اللہ! کتنا اطمینان ہے کتنا تسکین قلب ہے۔ ساری عمر آپ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت و جلوت غرضیکہ ہر جگہ آپ کو خدا ہی خدا یاد تھا اور اسی کا ذکر آپ کی زبان پر جاری رہتا تھا۔ اور اب جبکہ وفات کا وقت ہے تب بھی بجائے کسی دنیوی غرض کی طرف توجہ دینے کے خدا ہی آپ کے سینہ میں آباد تھا۔ اور جن کو چھوڑ چلے تھے بجائے اُن کی فرقت کے صدمہ کے جس سے ملنا تھا اس سے ملاقات کی تڑپ تھی فداہ ابی و امی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ذکر الٰہی کی جو مثال قائم کی اور جو اسوہ دنیا میں چھوڑا تا قیامت دنیا آپ پر درود بھیجتی رہے آپ کا غلام یہی صدا بلند کرے گا کہ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

## خشیتِ الٰہی

عبادتِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی کے ذریعہ جب عبد کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عبودیت کو انتہائی مقام تک پہنچا دیا تو معبودِ برحق نے آپ کو روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پا کر آپ کے مقام و منصب کی تعیین کر دی اور اعلان فرمایا کہ ؎

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(انبیاء: آیت ۱۰۸)

کہ اے میرے پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تجھے اپنے میں فنا پاکر اس قابل پایا کہ تجھے تمام دنیا کے لئے رحمت کا مجسمہ بنا دیا پھر لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے اعلان کے ساتھ دنیا والوں کو متنبہ کر دیا کہ میں نے اس ذات کو جسے ہر طرح قابل پا کر رحمۃ للعالمین کے منصب پر بٹھایا ہے اس کی اعلیٰ زندگی کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اب تمہارے لئے کوئی راہِ نجات نہیں بجز اس رسول عربی کے نقشِ پا کے پھر عبد کامل صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو میری طرف سے لوگوں میں یہ بھی منادی کر دے کہ ؎

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

(آل عمران آیت ۳۲)

کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہو اور یہ خواہش رکھتے ہو کہ اللہ بھی تم سے پیار کرے تو سن لو کہ یہ اسی خدا کا اعلان ہے کہ پھر تم میرے نقشِ قدم پر چلتے چلے آؤ۔

یہ مقام و منصب تھا خدا تعالیٰ کی نظر میں ہمارے آقا و مطاع سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہو سکتا تھا کہ کوئی یہ خیال کرے کہ اللہ نے یونہی آپ کو بڑھا چڑھا کر رتبہ اور منصب عطا کر دیا تو اس کا بھی جواب دے دیا کہ میں نے اس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ہی یہ مرتبہ عطا نہیں کئے بلکہ اس کو اپنے میں فنا دیکھ کر اور عبودیت کے اس اعلیٰ مقام پر پا کر کہ جس کا اظہار اُس نے فرماتے ہوئے میرے اصرار پر اس طرح کیا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(انعام آیت ۱۶۳)

کہ میری عبادتیں۔ میری قربانیاں اور جان نثاریاں اور میری زندگی اور موت غرضیکہ سب کچھ خدا رب العالمین پر قربان ہیں میں نے اسے اس مقام و منصب پر بٹھایا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ رسول عربی اس کا سزاوار اور حقدار تھا۔

احباب کرام! عبد کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلیٰ و ارفع مقام و منصب کو بیان کرنے کی غرض صرف و صرف یہ ہے کہ ہمارے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام منصبوں اور رتبوں کے باوجود اپنی بشریت و عبودیت کا برابر احساس رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کے سامنے ہمیشہ خوف دامنگیر رہتا آپ اللہ تعالیٰ کے چہیتے تھے لیکن کبھی عبودیت میں فرق نہ آنے دیا۔ خشیت الٰہی کے مجسمہ تھے اور تصویر تھے فرمان الٰہی کے کہ

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(فاطر آیت ۲۹)

کہ اللہ کے بندوں میں سے جو عالم ہوتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عالم ہی نہ تھے بلکہ عالموں کے سردار تھے اور ساتھ ہی عرفانِ الٰہی کے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے تھے اور اسی بنا پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کے مصداق تھے کہ ؎

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

کہ جو جتنا عارف باللہ ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔

خشیت الٰہی جو عبودیت کی صفات میں سے ہے اس کا غلبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر تھا کہ آپ نے کبھی بھی اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں کیا چنانچہ بخاری میں روایت ہے۔

"حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہ ہوں گے؟ فرمایا: نہیں! البتہ اگر خدا کا فضل اور رحمت مجھے ڈھانپ لیں گے تو ہی میں جنت میں داخل ہوں گا۔"

پھر حضرت ابوہریرہؓ ایک دوسرے مقام پر بیان کرتے ہیں کہ:-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

(بخاری)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتے تھے کہ مجھ پر کوئی ایسی مصیبت نہ آئے جو میری طاقت سے بڑھ کر ہو کوئی ایسا کام نہ در پیش ہو کہ جس کا نتیجہ ہلاکت ہو اور کوئی خدا کا فیصلہ ایسا نہ ہو کہ جس کو میں ناپسند کروں اور کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو کہ جس سے میرے دشمن کو خوشی کا موقعہ ملے۔

اس دعا سے ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں کیسی خشیتِ الٰہی تھی اور آپ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کیسا کمزور اور ناتواں سمجھتے تھے یہی حقیقی عبودیت ہے کہ جس کی اقتداء کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

---

## ولادت

عزیزہ سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ مونگھیر تحریر کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے میری ہمشیرہ سیدہ امۃ السلام عمر صاحبہ کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام "راشد جمال" تجویز فرمایا ہے والدین نے نومولود کو تحریک وقفِ نو کے تحت وقف کرنے کی سعادت حاصل کی ہے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

# انجمن اشاعت اسلام مدراس کی کذب بیانی اور افترا پردازیاں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن تمل ناڈو

مدراس سے شائع ہونے والے روزنامہ "مسلمان" کی مورخہ ۸ ر جون کی اشاعت میں عبدالرحمٰن صاحب کوڈ بحثور سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے افترا پردازیوں پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ اور اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ان ہی الزامات و اعتراضات کا اعادہ کیا گیا ہے جس کا ہزاروں مرتبہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے۔

اس مضمون میں انجمن اشاعت اسلام کے سیکرٹری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں یہ الزام عائد کیا ہے کہ آپ (نعوذ باللہ) بہت جھوٹ بولے ہیں۔ جن میں سب سے بڑا افتراء علی اللہ ہے کہتے ہیں:-

"ایک مثال سنیئے! مرزا صاحب رقمطراز ہیں:-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئے گی۔

(ازالہ اوہام ص ۲۵۲)

یہ افتراء علی اللہ ہے جو مضمون نگار کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جھوٹے الزام عائد کرنے کے لئے یہودیوں کا طریق کار استعمال کرتے ہوئے مذکورہ حوالہ کے سیاق و سباق کو کاٹ کر پیش کیا ہے۔

مذکورہ حوالہ کے آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا اسی بناء پر اکثر علماء و فقراء اس طرف گئے ہیں کہ خضر بھی فوت ہو گیا کیونکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں کذب جائز نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۲۵۲)

یہاں قیامت سے مراد ہر نفس پر آنے والی موت ہے نہ کہ قیامت کبریٰ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات افتراء علی اللہ کے طور پر نہیں بلکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی بناء پر بیان فرمائی تھی۔ یعنی آپ فرماتے ہیں

ما من نفس منفوسۃ فی الیوم یأتی علیہا مائۃ سنۃ وھی یومئذ حیۃ

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ راوی جابر اور مسلم)

یعنی آج کوئی جاندار ایسا نہیں کہ اس پر سو سال آوے اور وہ فوت نہ ہو بلکہ زندہ ہو یعنی سو سال کے اندر ہر جاندار خواہ وہ انسان ہو یا حیوان ہو مر جائے گا یعنی اس پر قیامت آجائے گی۔

نیز ایک اور روایت یہ ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ریحا یبعثھا علی راس مائۃ سنۃ تقبض روح کل مؤمن ھذا حدیث صحیح الاسناد

(مستدرک جلد ۴ صفحہ ۴۵۷)

یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد ایک ایسی ہوا بھیجتا ہے جو ہر مومن کی روح قبض کر لیتی ہے۔

ان احادیث کے حوالہ اور بنیاد پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئے گی نیز آپ نے اس بات کی ساتھ ہی وضاحت بھی فرمائی تھی۔

اگر یہ افتراء علی اللہ ہے تو نعوذ باللہ یہ الزام بدرجہ اولیٰ نعوذ باللہ حضرت مخبر صادق پر ہی پڑتا ہے۔ "اسلام کی اشاعت کرنے والی انجمن (؟)" کے سیکرٹری کو کینہ و بغض نے بالکل اندھا کر دیا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے اس اعتراض و الزام کی زد کس پر جا کر پڑتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ سیکرٹری صاحب کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ انہیں نہ قرآن کا علم اور نہ احادیث سے واقفیت۔ انہوں نے مخالفت احمدیت کو اپنا ایک ذریعہ معاش قرار دیا ہے اس کی تفصیل میں جانے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں انہیں ان کے اس ذریعہ نے ضلالت اور گمراہی کی انتہائی گہرائی میں ڈال دیا ہے۔

مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افتراء علی اللہ کا بھیانک الزام عائد کیا ہے خدا تعالیٰ نے افتراء علی اللہ کا نہایت ہولناک انجام بیان فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(الانعام آیت ۲۲)

نیز فرماتا ہے:-

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ (یونس نمبر ۱۸)

جو بھی خدا تعالیٰ پر جھوٹ اور افتراء باندھتا ہے اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے وہ سب سے بڑا ظالم ہے اور ایسے ظالم اور مجرم کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ

(الحاقہ ۴۵-۴۷)

کہ جو ہم پر افتراء کرتے ہوئے (ہماری طرف منسوب کرتے ہوئے) جھوٹا دعویٰ کرتا ہے ہم اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس کی رگِ جان کاٹ دیتے ہیں یعنی ایسے مفتری علی اللہ کو پنپنے نہیں دیں گے بلکہ نیست و نابود کر دیتے ہیں۔

ان آیتوں سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء باندھنے والے ظالم و مجرم نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور انہیں کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ مفتری علی اللہ ہوتے اور جھوٹے دعویٰ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو آپ کو اور آپ کی جماعت کو خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے مطابق ہلاک کیوں نہیں کیا؟ کیا حضرت مرزا صاحب کے بارے میں خدا تعالیٰ کا یہ دعویٰ جھوٹا نکلا یا خدا تعالیٰ آپ کے بارے بھول گیا تھا۔

بجائے اس کے کہ آپ کو اور آپ کے سلسلہ کو نیست و نابود کرتا خدا تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دیتے ہوئے ایک سو سال پورا کرنے کی توفیق عطا فرمادی جماعت احمدیہ کو اس کی تاریخ میں کبھی بھی ناکامی و نامرادی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا۔

جماعت احمدیہ مخالفتوں اور مخالف دشمنیوں پر غلبہ پاتے ہوئے آج وہ ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ سیکرٹری انجمن اشاعت کی ناک کی سیدھ میں کیرلہ میں جماعت احمدیہ کو جو عظیم الشان ترقیاں وسعتیں اور کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں اس حقیقت کا وہ انکار نہیں کر سکتے۔ مضمون نگار کی اگر صمٌ بکمٌ عمیٌ کی حالت ہو تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے فھم لا یرجعون ہلاکت سے وہ بچ نہیں سکتے اور نہ ہی وہ حق و صداقت کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

مضمون نگار نے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا ہے یہ مضمون نگار کا عظیم افتراء اور جھوٹا الزام ہے اس قسم کی الزام تراشیوں کا بھی ہزاروں مرتبہ جواب دیا جا چکا ہے۔

ایک جھوٹ، خواہ لاکھوں مرتبہ بولا جائے وہ جھوٹ ہی رہے گا۔ کبھی سچ نہیں بن سکتا دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قبول ہی نہیں کیا تھا بلکہ صاف انکار کر دیا تھا۔ مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت آخری فیصلہ کا اقتباس تو لکھ دیا لیکن اس

دعوت کا مولوی ثناء اللہ نے جو جواب لکھا تھا اور ان کا جو ردِّ عمل تھا اسے بالکل نظر انداز کرتے ہوئے بددیانتی اور خیانت کا بدترین نمونہ پیش کیا ہے اصل میں حقیقتِ حال سے عوام کو اندھیرے میں رکھ کر اُن کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہی ان کا مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعوت اور اعلانِ دُعا کو اپنے اخبار اہلِ حدیث میں چھاپنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا کہ

"اس دُعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر منظوری کے اس کو شائع کر دیا"۔

"میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے"۔

"خدا تعالےٰ جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو بھی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت لمبی عمر نہیں ملتی"۔

"یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے"۔

(اہلِ حدیث ۲۶ ر اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ ہے حقیقت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوتِ مباہلہ کو جو آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع فرمایا تھا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے نہ صرف قبول نہیں کیا بلکہ یہ کہا کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ مولوی صاحب ہی کے بیان کردہ اس معیار کے مطابق جب اُن کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو یہی لوگ اب تک یہی راگ الاپتے رہتے ہیں کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات مباہلہ کے نتیجہ میں ہوئی حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی ہی میں اسی سلسلہ میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

"یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے ..... کیا کسی نبی ولی قطب اور غوث کے زمانہ میں ایسا ہوا کہ سب اعداء مر گئے ہوں بلکہ کافر منافق باقی رہ گئے تھے۔

(الحکم ۱۰ ر اکتوبر ۱۹۰۷ء)

مضمون نگار آگے لکھتا ہے:-

"خلیفہ قادیانی نے مباہلہ کا چیلنج کیا تو امیر جماعتِ احمدیہ کیرالہ نے ملیالم میں چھپا کر شائع کیا اور خود خلیفہ کے نائب کے طور پر دستخط کیا .... اور امیر جماعت احمدیہ کیرلہ جناب صدیق امیر علی صاحب نے ۱۰ ر جنوری ۱۹۸۹ء کو انتقال کیا

مضمون نگار کا یہ اتنا بڑا جھوٹ اور افتراء ہے کہ اس کی جتنی بھی مذمّت کی جائے کم ہے یہ حقیقت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب مباہلہ کا چیلنج دیا تو دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ کر کے وسیع پیمانے پر اسے شائع کیا گیا تھا اسی طرح ملایالم زبان میں بھی اس کو ایک لاکھ کے قریب شائع کر کے تقسیم کیا گیا لیکن کیرلہ میں کوئی بھی اس کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوا ہر ایک نے مختلف لیت و لعل کر کے مقابلہ سے بھاگ جانے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔

اسی اثناء میں محترم امیر صاحب کی وفات طبعی طور پر ہوئی اسے ہرگز مباہلہ کا نتیجہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے کہ اس اثناء میں کیرلہ میں اور اس کے باہر بہت سارے مخالفینِ احمدیت کا انتقال ہوا تھا لیکن آپ کے مرنے کو ہم مباہلہ کا نتیجہ قرار نہیں دیتے ہیں۔

اشاعتِ اسلام کے سربراہ نے یہ صریح جھوٹ کہا ہے کہ امیر صاحب مرحوم نے خود خلیفہ کے نائب کے طور پر مباہلہ پر دستخط کئے تھے اس قسم کی جھوٹی باتوں کی اشاعت ہی انجمن اشاعتِ اسلام نے شروع سے ہی اپنا شیوا بنا رکھا ہے۔ ایسے جھوٹوں اور مکاروں کو ہی خدا تعالیٰ نے اپنی لعنت کا مورد و وارث قرار دیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ اور انجمن اشاعتِ اسلام کے مابین مورخہ ۲۸ ر مئی ۱۹۸۹ء کو جب کوڑ ہینور میں مباہلہ ہوا تو اس کے دوسرے دن سمستا کیرلہ جمیعۃ العلماء کی طرف سے وہیں ایک جلسہ عام ہوا تھا اس میں تمام مقررین نے انجمن اشاعت اسلام کی شدید طور پر مذمّت کی اور جمیعۃ کے سربراہوں نے اس مباہلہ سے اپنی برءیت کا اظہار کیا۔ نیز ایک مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس حقیقت کا اظہار کیا کہ اسی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری اشاعتِ اسلام نے اُن سے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ احمدیوں نے اشاعتِ اسلام کو بُری طرح پھنسا دیا تھا اور اس سے سر نکالنے کی بہت کوشش کی گئی تھی لیکن کوئی بات بن نہ پڑی اس لئے مجبوراً مباہلہ کرنا پڑ رہا ہے وغیرہ نیز مذکورہ مقرر صاحب نے انہیں چیلنج کیا کہ اس بات کا انکار کریں

مضمون نگار آخر میں لکھتے ہیں کہ انجمن اشاعتِ اسلام کیرلہ ۱۹۱۱ء سے قادیانیت کے خلاف سخت ترین محاذ بنائے ہوئے ہے۔

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس محاذ نے جماعتِ احمدیہ کی ترقی و وسعت میں کھاد کا کام دیا ہے اس انجمن کی طرف سے کیرلہ کے چند علاقوں میں جلسے ہوتے رہے تھے اور اپنی طبیعت و فطرت کے مطابق جھوٹ افتراء، دغابازی اور بددیانتی کو کام میں لاتے ہوئے تقریریں کرتے رہے تھے اس قسم کے ہر جلسہ کے بعد جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جوابی جلسے کر کے ان کی الزام تراشیوں اور افتراء پردازیوں کا جواب دیا جاتا رہا۔

اس قسم کے بعض جلسوں میں تقریر کر کے ان کی کذب بیانیوں کا پول کھولنے اور ان کی قلابازیوں کا تدارک کرنے کی توفیق اس ناچیز کو بھی ملتی رہی تھی! اس سے ان مکاروں اور جھوٹوں کی حقیقت عوام میں آشکار ہوتی رہی تھی۔

جی ہاں! جماعتِ احمدیہ کی اب تک کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اس کے خلاف قائم کیا جانے والا ہر محاذ جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور کامیابیوں کا ذریعہ بنتا آیا ہے۔

نقل بخدمت مکرم ایڈیٹر صاحب روزنامہ "سلمان" معظّم اس

✻

# لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے متعلق

## سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مدد دینے کے لئے جو احمدیت کی ترقی اور غلبۂ اسلام۔ ناقل) میں مال خرچ کرے گا میں اُمید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمّت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ .... وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم)

حضور تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۹۰۵ء پر تحریر فرماتے ہیں:-

"مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالےٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں .... اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا"۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

✻

تیسری قسط

# مُباہلہ کی حقیقت

## قرآن و سُنّت کی روشنی میں

از مکرم ابوعثمان طاہر صاحب

چنانچہ جیسا کہ پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باذنِ الٰہی نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی تو نجران کے عیسائی وفد (جو تین نفوس پر مشتمل تھا) میں سے ایک نمائندہ نے اپنے دیگر دو ساتھیوں سے کہا کہ یہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نبوت کا دعویدار ہے۔ نبی سے مباہلہ کرنے میں ہماری ہلاکت اور بربادی یقینی ہے جس پر نجران کے عیسائی وفد نے مباہلہ سے فرار اختیار کرتے ہوئے خاموشی اختیار کی جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابنِ کثیر لکھتے ہیں کہ

"جن نصرانیوں کو مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی۔ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے نکلتے تو لوٹ کر اپنے مالوں کو اور اپنے بال بچوں کو نہ پاتے۔"

(تفسیر ابنِ کثیر جلد اوّل زیر تفسیر آیت مباہلہ اُردو صفحہ ۴۳)

اسی طرح دیگر روایات میں واضح طور پر آتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ (نجران کے عیسائی۔ ناقل) آج مقابل پر آجاتے اور مباہلہ کرتے تو دُنیا میں قیامت تک کوئی عیسائی نہ رہتا یا فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ مباہلہ قبول کرتے تو ایک سال کے اندر اندر سب ہلاک ہو جاتے۔"

(اسلامی انسائیکلوپیڈیا حصہ دوم صفحہ ۱۳۸ مصنفہ مولانا قاسم محمود تفسیر کبیر رازی جلد دوم صفحہ ۱۹۲ تفسیر ابن جریر سیرت الحلبیہ)

اس بات کی تصدیق قرآن کریم سورۃ البقرہ ع ۹۴-۹۵ سورۃ جمعہ ع ۶-۷ سے بھی ہو جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر بھی دے رہا ہے کہ وہ مباہلہ کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے چنانچہ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابن کثیر فرماتے ہیں کہ:۔

"یہودیوں سے جب قرآن نے کہا تھا کہ آؤ جھوٹوں کے لئے موت مانگو۔ اگر وہ مانگتے تو یقیناً سب کے سب مر جاتے اور اپنی جگہیں جہنم کی آگ میں دیکھ لیتے۔"

(تفسیر ابنِ کثیر حصہ اوّل زیر آیت مباہلہ، صفحہ ۹۳)

ہاں! یہاں یہ امر واضح رہے کہ کسی بھی مامور من اللہ یا اس کے نائب کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج (اس کی تمام مجوزہ شرائط کے مطابق) کے بالمقابل اس کے مخالفین (فریق ثانی) کی خاموشی دو طرح کی ہوتی ہے۔

(۱):۔ ایک خاموشی وہ ہوتی ہے جو مخالفین مباہلہ کے جواب میں تو اختیار کر لیتے ہیں لیکن وہ تکذیب تکفیر اور مخالفت سے باز نہیں آتے بلکہ وہ اپنے ان افعال میں پہلے سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہی خدا کی تقدیر ہوتی ہے کہ چونکہ مدعی مامور من اللہ یا اس کا نائب دعوتِ مباہلہ دے کر اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس لئے ایسے مخالفین مباہلہ منظور کریں یا نہ کریں تب بھی ان کی تکذیب و تکفیر اور مخالفت مامور من اللہ ہی مباہلہ کی قائم مقام بن جاتی ہے اس لئے وہ لازماً لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی زد میں آکر خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بن جاتے ہیں خواہ کسی بھی صورت میں ہو یعنی مادی موت یا روحانی ہلاکت۔

(۲):۔ دوسری قسم کی خاموشی وہ ہوتی ہے جو مخالفین مامور من اللہ خدا تعالیٰ کے خوف سے اختیار کرتے ہیں چونکہ ایسے مخالفین کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت، جبروت اور جلال کی ہیبت قدرتی طور پر پنہاں ہوتی ہے لہٰذا وہ اس بات سے ڈرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں کہ مبادا یہ مدعی اپنے دعویٰ میں سچا ہو تو ہم لازماً خدا تعالیٰ کی گرفت میں آجائیں گے۔ چنانچہ ایسے مخالفین کی دعوت مباہلہ کے بالمقابل خاموشی ہی مباہلہ سے فرار کے مترادف ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق گرفت نہیں کرتا ہے (جیسا کہ نجران کے عیسائیوں نے خاموشی اختیار کی) کیونکہ دلوں کے بھید تو خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ جس کی صفت رحیمیت دیگر تمام صفات سے بڑھ کر اور غالب ہے کیا معلوم کہ وہ مخالفین دل میں خدا تعالیٰ سے ڈر کر اسی سے توبہ کے خواستگار ہوں خواہ وہ اس بات کا اظہار دعوتِ مباہلہ کے جواب میں نہ بھی کریں۔ مثال کے طور پر قرآنِ کریم میں مذکور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ کو ہی لے لو کہ حضرت یونس علیہ السلام کے اپنی قوم کو بار بار سمجھانے کے باوجود بھی جب اس نے نافرمانی اور مخالفت میں عار کر دی تو اس پر حضرت یونس علیہ السلام نے خدا سے دُعا کی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو آپؑ کی قوم کے لئے عذاب کا واضح طور پر وعید دے دیا۔ جس پر آپ خود عذاب کے وقتِ مقررہ سے پہلے بستی نینوا (جہاں عذاب آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی) سے نکل گئے۔ لیکن آپ کے بستی نینوا سے نکل جانے کے بعد اہل نینوا نے توبہ کر لی جس پر ان سے اللہ تعالیٰ نے موعودہ عذاب ٹال دیا۔ چنانچہ بائبل، تفاسیر قرآن اور احادیث میں حضرت یونس علیہ السلام کے اس واقعہ کے متعلق آتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی زبانی عذاب کی پیشگوئی سُن کر نینوا کی بستی کے لوگوں نے آپس میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں کہ یونس کو دیکھتے رہو۔ اگر وہ ہمارے درمیان سے باہر نکل گیا تو سمجھو کہ اس کی پیشگوئی ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کے نینوا کی بستی چھوڑنے پر تمام اہلِ نینوا (مع اپنے بال بچوں۔ بوڑھوں، عورتوں حال مویشیوں اور دیگر تمام جانوروں اور چرند پرند وغیرہ کے) نے بستی سے باہر نکل کر کھلے میدان میں عذاب کے آنے سے قبل ہی یا بعض روایات کے مطابق موعودہ عذاب کے آثار ظاہر ہونے پر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر نہایت عاجزی اور تضرع سے توبہ کی جس پر اللہ تعالیٰ نے اُن سے عذاب ٹال دیا۔"

(ملاحظہ ہو بائبل کتاب لوقا۔ یوحنا باب ۳۳ تفسیر کبیر رازی صفحہ ۱۸۸ تفسیر ابن کثیر تفسیر در منثور فتح البیان جلد ۸ صفحہ ۷۹)

دیکھو! حضرت یونس علیہ السلام کے اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توبہ کا معاملہ چونکہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ہوتا ہے۔ اس لئے اگر بندہ توبہ کر لیتا ہے اور خدا کی رحمت کا خواستگار ہوتا ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ اپنی صفت قدیم کے مطابق اس پر رحم فرماتے ہوئے اپنے موعودہ عذاب کو بھی ٹال دیتا ہے۔ جیسا کہ اہلِ نینوا کے توبہ و استغفار کرنے پر اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب ٹال دیا اگرچہ انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کے سامنے توبہ و استغفار نہ کی کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کا وعدہ کیا تھا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کے لئے کسی پبلسٹی یا اعلان کی ضرورت نہیں ہوتی اسی طرح خوفِ خدا کی بناء پر مباہلہ سے فرار یا احتراز کے لئے بھی کسی اعلان کی ضرورت نہیں صرف خاموشی اختیار کرنا یا دعوتِ مباہلہ دینے والے کی مخالفت اور تکفیر سے باز آجانا ہی کافی ہے۔

یہودیوں سے مباہلہ کو کیا حکم دے رہا ہے وہاں خود ہی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مد

اسی طرح چونکہ خدا تعالیٰ کا مامور بھی رحیم و کریم دل رکھتا ہے اس لئے جب بھی کوئی مامور من اللہ اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے اپنے مخالفین (مکذبین اور مکفرین) کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہے تو اس کے لئے کم از کم ایک سال کی مدت مقرر کی جاتی ہے۔ جیسا کہ روایات کے مطابق ہمارے آقا و مولیٰ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کو مباہلہ کے لئے ایک سال کی مدت کی مہلت دی (جس کی تفصیل پیچھے بیان ہو چکی ہے) جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی مامور من اللہ کی طرف سے اپنے مخالفین کو مباہلہ کے لئے ایک سال کی مہلت دینے کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ تا مخالفین (مباہلہ کا فریق ثانی) اس عرصہ میں اس مامور من اللہ (جس کی طرف سے یہ دعوت مباہلہ دی جاتی ہے) کے دعویٰ کی صداقت کو اچھی طرح جانچ کر خدا تعالیٰ سے توبہ کا خواستگار ہو کر "لعنت اللہ علی الکاذبین" کا مصداق ہونے سے بچ جائیں خواہ وہ اس کا اظہار برملا کریں یا نہ کریں (بشمول اپنی جماعت کے پیروؤں کے) بصورت دیگر فریق ثانی پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ کسی مامور من اللہ یا اس کے نائب (خلیفہ) کی طرف سے اس مامور من اللہ کے دعویٰ کی صداقت کے لئے دی گئی دعوت مباہلہ کو (مجوزہ شرائط کے مطابق) قبول کرتے ہوئے یہ اعلان کریں کہ ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مباہلہ کا چیلنج دینے والا اپنے تمام دعاوی میں جھوٹا ہے اور اگر ہم اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں تو ہم پر خدا تعالیٰ کی لعنت پڑے (لعنت اللہ علی الکاذبین)۔

پس دونوں فریقوں کی طرف سے اس اعلان کے بعد فیصلہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس اعلان کے بعد سوائے مخصوص حالات اور دیگر کسی خاص وجہ کے کسی جگہ یا مقام کا تعین کرنا ضروری نہیں ہے۔ کسی خاص مقام یا جگہ کا تعین تو صرف مباحثہ یا مناظرہ کے لئے ضروری ہے نہ کہ مباہلہ کے لئے جیسا کہ (پچھلے صفحات میں بیان کی گئی تفصیل کے مطابق) تاریخ اسلام، تفاسیر قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ نجران کا عیسائی وفد بھی مباحثہ یا مناظرہ کے لئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ لیکن جب عیسائی وفد کسی بھی صورت میں قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیان کئے گئے عقائد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو کسی بھی صورت میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہو رہا تھا تو تب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دینے کا حکم دیا کہ اے محمدؐ! انہیں کہہ دیجئے کہ آؤ ہم بھی بمعہ اپنے اہل و عیال اور دیگر رشتہ داروں اور اپنے نفوس (یعنی پیروؤں) کے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالتے ہیں۔ اور تم بھی ہمارے بالمقابل (بمعہ اپنے اہل و عیال و رشتہ داروں اور نفوس یعنی اپنے پیروکاروں کے خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہوئے جھوٹوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت ڈالو۔ کیونکہ جیسا کہ قسم پیچھے بیان کر آیا ہے کہ آیت مباہلہ میں مندرجہ الفاظ "ثُمَّ نَبْتَهِلْ" میں مباہلہ کے لئے ہر دو فریقین کے لئے ایک دوسرے پر لعنت کی بددعا کے لئے مقابلہ کا مفہوم پایا جاتا ہے اور "نبتھل" کے معنی خدا کے حضور نہایت تضرع گریہ زاری اور عاجزی سے گڑگڑا کر دعا کرنے کے ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور تنہائی میں یکسو ہو کر اور اپنی تمام تر توجہ اسی کی طرف مبذول اور مرتکز کر کے تضرع اور گریہ زاری کی جاتی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ قرآن کریم کی رو سے آیت مباہلہ کے الفاظ "ثُمَّ نَبْتَهِلْ" کے معنی دعا کے ذریعے مقابلہ کرنے کے ہیں اور انہیں معنوں میں مباہلہ (یعنی لعنت ڈالنے یا تضرع سے دعا کرنے) کے فعل میں اشتراک پایا جاتا ہے۔ اور مباہلہ کا یہی پہلو آیت مباہلہ میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ مباہلہ کے لئے قطعی طور پر کسی خاص مقام یا اجتماع کا ہونا ضروری نہیں ہے چنانچہ اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجران کے عیسائیوں کو دی گئی دعوت مباہلہ ہی کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے کہ آیت مباہلہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عیسائیوں کو دعوت مباہلہ دینے کا حکم دے رہا ہے لیکن جیسا کہ روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی دعوت مباہلہ کے وقت عیسائیوں کی طرف سے صرف چند نمائندوں پر مشتمل وفد آپ کے پاس تھا جن کے روبرو اس دعوت مباہلہ کا اعلان کیا گیا تا کہ وہ تمام عیسائیوں کی طرف سے گواہ ٹھہر سکیں اور تا حجت تمام ہو کیونکہ اس زمانے میں ذرائع ابلاغ عامہ یا پبلسٹی کا ایسا کوئی نظام موجود نہیں تھا کہ اس دعوت مباہلہ کی اس وقت کے تمام عیسائیوں میں تشہیر ہوتی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ کسی بستی یا کسی قوم کو عذاب دینے سے پہلے لازماً ان میں اتمام حجت کے لئے اپنے نبی کو نذیر بنا کر بھیجتا ہے تا کہ وہ انہیں ہوشیار کرے (الشعراء: ۲۰۸ بنی اسرائیل: ۱۶ سورۃ النحل آیت ۳۶) اس لئے اگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نجران کے عیسائیوں میں ان کے نمائندوں کے ذریعے اپنی طرف سے (بحکم الٰہی) دی گئی دعوت مباہلہ کی تشہیر نہ فرماتے تو یہ بات سنت اللہ کے خلاف تھی جس کے خلاف کوئی بھی قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھا سکتے تھے بلکہ آپؐ نے سنت اللہ کے عین مطابق اس وقت کے تمام عیسائیوں کو نجران کے نمائندہ وفد کے ذریعہ دعوت مباہلہ دی۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی عیسائیوں کی نسبت یہ نہ فرماتے کہ۔۔۔

"اگر یہ آج مقابل پر آجاتے اور مباہلہ کرتے تو دنیا میں قیامت تک کوئی عیسائی نہ رہتا"

یا یہ کہ اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر مباہلہ کیلئے نکلتے تو لوٹ کر اپنے مالوں اور بال بچوں کو نہ پاتے۔ (جس کی تفصیل پیچھے گذر چکی ہے۔)

(باقی آئندہ)

# جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آج ۲۰؍۶؍۸۹ کو محترم سیٹھ مہر دین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ سب سے پہلے محترم زاہد احمد الدین صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اس کے بعد عزیزم افتخار الدین قمر نے حضور علیہ السلام کی نظم پڑھی بعد ازاں محترم منظور احمد صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ اس کے بعد محترم منیر احمد صاحب سیکرٹری وصایا نے حضور علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار بشیر الدین الہ دین نے ۱۹۸۶ء (۲۶ دسمبر) کے اخبار بدر سے محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا مضمون "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولوی سراج الحق صاحب نے "انسان کامل" کے عنوان پر ایک گھنٹہ تک اثر انگیز تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے "نبیوں کا سردار" سے کچھ حصہ پڑھا اور محترم سراج الحق صاحب کا اور دوسرے مقررین کا شکریہ ادا کیا اور محترم مولوی صاحب کی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی بہ رعایت پردہ جلسہ میں شرکت کی۔ محترم حنیف احمد صاحب کرسٹنا سیکرٹری ضیافت نے چائے اور بسکٹ سے سامعین کی تواضع فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ سکندرآباد

# احمدیہ صد سالہ جشن تشکر مغربی جرمنی پر میرے تاثرات

از مکرم چوہدری رفیق احمد ناصر صاحب سکالر قاہرہ یونیورسٹی قاہرہ مصر

عالمگیر جماعتِ احمدیہ اسلامیہ کی درخشندہ تاریخ پر سو سال مکمل ہونے اور نئی صدی کی خوشی میں جماعت احمدیہ ہر ملک میں اپنے اپنے طور پر جشن تشکر منا رہی ہے جو اس سال کے آخر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی کو یہ خصوصیت حاصل ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی درخواست پر اس جشن میں بنفس نفیس شرکت فرمانے کی منظوری عنایت فرمائی اور اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو توفیق عطا فرمائی کہ خاکسار جماعت احمدیہ مصر کی نمائندگی کرتے ہوئے اس جلسہ میں شرکت کرے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ اُس نے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے اور زیارت کے مواقع بہم پہنچائے اور سفر کے جملہ مراحل بخیر و خوبی انجام پائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پروگرام کے مطابق خاکسار ALIA TALIA. ایئر لائن کے ہوائی جہاز کے ذریعہ مورخہ ۶ر مئی کو بخیریت فرانکفرٹ ہوائی اڈے پر اُترا۔ اگلے روز مورخہ ۷ر مئی کو جماعت احمدیہ جرمنی نے عید الفطر کی تقریب حسب پروگرام ناصر باغ فرانکفرٹ میں منائی جس میں کثرت سے احباب جماعت مع خواتین و اطفال نے شرکت کی۔ محترم عطاء اللہ کلیم صاحب انچارج مشنری مغربی جرمنی نے نماز عید کی امامت کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عید مبارک کا پیغام اور محبت بھرا سلام جماعت کے نام پڑھ کر سنایا۔ تمام احباب نے ایک دوسرے سے محبت بھرا مصافحہ و معانقہ کیا اور مبارک باد کے تحائف پیش کئے۔ فرانکفرٹ کے علاوہ پورے جرمنی سے احباب جوق در جوق اس اجتماع عید پر شرکت کی غرض سے آئے تھے اور بعض دیگر ممالک سے بھی تشریف لائے تھے تا اگلے ہفتہ شروع ہونے والے جشن تشکر میں بھی شرکت کی جا سکے۔

۱۰ر مئی کو حضور انور بخیریت لندن سے اپنی کاروں کے ہمرکاب ساتھیوں کے ہمراہ فرانکفرٹ پہنچے۔ الحمد للہ جرمنی میں حضور کی یہ پہلی آمد نہیں تھی۔ اس سے قبل بھی حضور جرمنی جماعت کو اپنی آمد کا شرف عطا کر چکے تھے۔ مگر اس بار کی آمد اپنے اندر ایک عجیب خوشی، فرحت اور کامیابیوں کا راز پوشیدہ کئے تھی اور کیونکہ جماعت اپنی تاسیس پر ۱۰۰ سال مکمل کر کے دوسری صدی میں قدم رکھ رہی تھی اور یوں ہندوستان کے ایک گمنام قصبہ قادیان سے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم شدہ یہ الٰہی جماعت آج دنیا کے بے شمار ممالک میں پھیل چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور مغربی جرمنی بھی ان ممالک میں سے ہے جس کی جماعت احمدیہ کو دینی خدمات کرنے کے بہت سے مواقع میسر آتے رہے ہیں جس پر خلیفۂ وقت نے بھی خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔

۱۱ر مئی کو حضور نے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا جس میں خاکسار کو بھی یہ سعادت حاصل تھی ۱۹۸۲ء میں حضور کے انتخاب خلافت کے بعد قادیان سے ربوہ جا کر حضور کا دیدار کیا تھا مگر جب پڑوسی ملک میں جماعت احمدیہ کے خلاف وہاں کے جابر حکمران نے ۱۹۸۴ء میں حالات کو تنگ کر دیا تو خلیفۂ وقت کی اس عارضی ہجرت نے ہم جیسے سرد سامان عاشقوں کو حضور کے چہرہ مبارک کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کو ترسا دیا۔ اور آج ایک لمبے عرصہ کے بعد ملکیا اپنے پیارے امام کو پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اپنی روحانی آنکھوں کے ساتھ جسمانی آنکھوں کو بھی تر و تازہ کر رہا تھا۔ یہ ملاقات جو زیادہ طویل نہیں تھی مگر حضور کی شفقت پیار و محبت اور دعاؤں سے لبریز تھی جس نے پیاسے اور تڑپتے ہوئے دل کو سیراب کیا اور اطمینان دیا۔ حضور کے نورانی چہرے کو دیکھ کر اور مصافحہ کر کے میری آنکھوں کو اپنی برداشت کی طاقت سے جواب دینا پڑا اور آنسو بہہ کر گالوں میں آ گئے جس کو حضور نے بڑے پیار سے تھپتھپاتے ہوئے خدا حافظ کہا۔

۱۲ر مئی بروز جمعہ کو جلسہ کی سہ روزہ کارروائی میں سے پہلے روز کی کارروائی ناصر باغ NASIR BAGH. میں شروع ہوئی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے عارفانہ کلام سے اور جماعت کے خلاف ہونے والی ظالمی ظلم و ستم کی داستانوں میں اُن ممالک، کی نقاب کشائی کی جو اپنے ناکام ارادوں سے جماعت کو نیست و نابود کرنے کی نامراد کوششیں کرتے ہیں۔ مگر حضور نے فرمایا کہ میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ آج دنیا کا کوئی ملک یا کوئی طاقت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اگر آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر لو گے۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے ناصر باغ کے وسیع پنڈال میں نماز جمعہ و عصر ادا کی۔ احباب جماعت کثرت سے آئے تھے اور رفتہ رفتہ تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پنڈال کے باہر گاڑیوں کے پارک کرنے کی جگہ آہستہ آہستہ بھرتی جا رہی تھی جوں جوں دن ڈھل رہا تھا۔ احباب جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا ٹھیک چار بجے افتتاح سے پہلے

روز کی کارروائی شروع ہوئی۔ پنڈال کو کھچا کھچ بھرا دیکھ کر مجھے قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ جرمنی میں داخل ہونے سے قبل میرے ذہن میں تاثرات جماعت احمدیہ جرمنی کے بارے کافی مختلف تھے مگر تقریباً (۷۰۰۰) سات ہزار کے اس مجمع روحانی کو دیکھ کر میرا دل خدا کی حمد کے ترانے گانے لگا جس میں مختلف ملکوں سے شامل ہونے والے گورے کالے سانولے رنگ کے مختلف النسل چہروں کی ایک عجیب سی آمیزش تھی۔ مغربی ملکوں کے افریقن کے عرب ملکوں کے ایشین ملکوں کے نئے داخل جماعت احباب کی شرکت نے جلسہ کو ایک مزید روحانیت و جاذبیت عطا کی تھی اور یہ دیکھ کر بے اختیار میری زبان سے یہ شعر جاری ہو گیا کہ ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

تلاوت و نظم کے بعد حضور کے افتتاحی خطاب سے قبل جماعت احمدیہ لاہور پاکستان کی طرف سے ان کی محبت و وفاء کی نشانی ایک چاندی کی پلیٹ کی صورت میں امیر جماعت لاہور نے حضور کی خدمت میں پیش کی جس میں منارۃ المسیح کی تصویر اور اس کے پانچ کونوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور چاروں خلفاء کے دستخطوں کے عکس موجود تھے جس کو حضور نے بڑے ہی اخلاص اور شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ حضور کے خطاب کے دوران خصوصاً اور علاوہ کے خطابات کے دوران احمدی احباب کی حاضری قابل ستائش تھی۔ ہر مناسب موقعہ پر نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام و احمدیت و انسانیت زندہ باد۔ اسیران راہ مولیٰ زندہ باد کے پے در پے احباب کے جذبہ و اخلاص اور جوش و خروش کی ایک زندہ مثال تھی۔ جس کی گہرائی میں جا کر کئی مرتبہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضور کے خطاب روحانی اور والہانہ دعاؤں نے ایک روحانی و اجتماعی سماں باندھ دیا۔

صفائی و نظم و ضبط و انتظامی امور میں احباب جماعت نے مغربی اصولوں کو کافی حد تک اپنایا اور اس کی

ایک اچھی مثال قائم کی کہ اگر مغربی تہذیب و تمدن میں رہتے ہوئے بھی خواتین و حضرات چاہیں تو اسلامی تہذیب کو بڑی اچھی طرح سے اپنا سکتے ہیں۔ اس کا میرے دل پر کافی اچھا اثر رہا۔ وہ یورپین افراد و خواتین جنہوں نے احمدیت کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کیا اور اپنے مغربی معاشرے کو چھوڑ کر ایک دم اسلامی معاشرے کو اپنا کر اس درجہ کے مخلص مسلمان بن گئے کہ ان کو دیکھ کر رشک آتا تھا۔

احباب جماعت جرمنی کی کثیر تعداد پاکستانی احمدیوں پر مشتمل ہے جن میں وہ اخوت، خدمتِ خلق، اطاعت، ایثار، قربانی کی روح خلیفۂ وقت کے احکام بجالانے کی سبقت کا جذبہ اسی طرح ہے جس طرح پاکستان یا ہندوستان کے احمدیوں کا ہے یہ صحیح ہے کہ بعض افراد نے اپنے آپ کو مغربی رہن سہن کو اپنایا ہے ایک لمبے عرصہ مغربی ممالک میں رہنے کے بعد مگر اس کے باوجود ان میں بعض اوصاف بعینہٖ وہی ہیں جن پر ایک ایشین یا مشرقی کو فخر ہے۔ جماعتِ احمدیہ مغربی جرمنی کے چندوں کی میزانیہ اللہ کے فضل سے مطابقت کی رو سے پاکستان و ہندوستان کے باہر مغربی ملکوں میں انگلستان کی جماعت سے آگے بڑھ گئی جس کا ذکر حضور نے اپنے خطبہ میں بھی کیا اور یہ میزانیہ غالباً ۸۰ ہزار پونڈ سے بڑھ کر ایک لاکھ پونڈ ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احمدیہ مسجد جو کہ فرانکفورٹ کے ایک معقول علاقے BABEN HAUSARLANDSTRAßE میں مسجد نور (NOOR) کے نام سے معروف ہے اور اس علاقے میں بسنے والے ہر خاص و عام کو اس کے بارے میں معلوم ہے کسی بھی جرمن آدمی سے اس کے بارے میں پوچھیں اور وہ جماعت کے نام کے جانتے ہی فوری طور پر اس بارے میں تفصیل سے بتانے کے لئے تیار ہے۔ تقریباً ۳۰ سال قبل بنائی گئی یہ مسجد اب کثرت تعداد کی نسبت سے بہت چھوٹی ہو کر رہ گئی ہے۔ جو اپنی وسعت کی منتظر ہے خلیفہ وقت کی جرمن میں آمد پر یا دیگر جماعتی تقریبات کو یہیں پر حسب روایت منایا جاتا ہے۔ مسجد میں جماعتی تقریبات پر مستورات کی شمولیت پر باقاعدہ پردہ کا انتظام ہے۔ جس میں جمعہ کے روز یا ہفتہ، اتوار کے دن احباب جماعت اپنی مصروفیات کو چھوڑ کر مسجد کی رونق بڑھاتے ہیں۔

اور اب جب کہ نور مسجد جو اپنی تنگ دامانی کی وجہ سے وسعت کی منتظر ہے تو جماعت کی انتظامیہ نے اس مسجد کو گرا کر دوبارہ نئے نقشہ اور پلان کے تحت اس کو وسیع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اور اس غرض کے لئے جماعت نے فرینکفورٹ کے اندر ہی ایک دوسری جگہ BONAMES میں SHUNFAR STR-12 میں ہزاروں مارک ماہانہ کرایہ پر ایک وسیع عمارت تین سال کے لئے کرایہ پر لی ہے جس عرصہ میں اس مسجد کی دوبارہ تعمیر مکمل ہو چکی ہو گی۔ انشاء اللہ۔ اور اس وقت تک جماعت اپنی تمام مصروفیات اس نئے مقام پر ادا کریگی۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ملک کے بسنے والوں کو ہدایت کی روشنی عطا کرے اور پاک دلوں پر نور اُتارے اور ان کو اسلام اور احمدیت کا سچا عاشق بنائے اور احمدیوں کو ان کی قربانی کو زندہ رکھے اور ان کی نسلوں کو دجالیت کے حملوں کے جواب میں دین کا سچا سپاہی بنائے اور خدمت کے جذبہ سے سرشار رکھے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

# عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۶۰۰/- روپے ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہو گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

# ضروری اعلان

دفتر وقفِ جدید کے تحت بطور معلم خدمت سلسلہ بجالانے کا شوق رکھنے والے احباب جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک (سیکنڈ ڈویژن) ہو اور جو قرآن مجید ناظرہ اور اردو پڑھ لکھ سکتے ہوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ/زعیم مجلس انصار اللہ اور صدر جماعت کی تصدیق نیز تعلیمی و طبی سرٹیفیکیٹس کی مصدقہ نقول کے ساتھ وہ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مورخہ ۱۴/۷/۸۹ تک ناظم وقفِ جدید کے نام ارسال کریں۔ جو نوجوان دفتر کے معیار پر پورے اُتریں گے اور اُن کا انتخاب خدمت کے لئے ہو جائے گا تو انہیں مرکز میں آنے کی اطلاع بھجوا دی جائے گی۔

(۱) نام۔ (۲) ولدیت۔ (۳) عمر۔ (۴) اگر پیدائشی احمدی نہیں تو تاریخ بیعت۔ (۵) شادی شدہ ہیں یا مجرد۔ (۶) اگر شادی شدہ ہیں تو کتنے بچے ہیں۔ (۷) گذارہ کی موجودہ صورت کیا ہے۔ (۸) اگر کسی خاص کام کا تجربہ ہے تو اس کا ذکر۔ (۹) مکمل پتہ۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

# اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱/۶/۸۹ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے خاکسار کی سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الحکیم سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزم طارق حبیب صاحب گڈ۔۔ت فرینکفورٹ مغربی جرمنی کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار جرمن مارک حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل خاص سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

چوہدری سعید احمد درویش قادیان

# درخواست دعا

سانوجن سے مکرم بہادر خان صاحب سیکرٹری مال کا خط آیا ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

خاکسار کی اہلیہ کی آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے مکمل کامیابی اور خاکسار کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ جلال الدین قمر

قسط سوم

# پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے تأثرات

مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب کاہلوں، جو کہ عرصہ سے ننکانہ میں رہ رہے ہیں، اپنے تازہ خط میں حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں ننکانہ صاحب میں اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :—

"بندہ مسجد میں ڈیوٹی دے رہا تھا کہ غیر جماعت نے مسجد پر حملہ کر دیا۔ مسجد کو توڑا پھوڑا گیا۔ مسجد میں بندہ کے ساتھ ۵ اور خادم بھی تھے۔ جن میں ایک میرے سسر ڈاکٹر عبد الغفور صاحب بھی تھے۔ ہم پانچوں کو غیر جماعت نے اتنا مارا کہ وہ اپنی طرف سے ہم لوگوں کو بالکل ختم کر گئے تھے لیکن بچانے والا بہت نزدیک ہے۔ ہم کو بچا لیا۔ حضور میرے سر پر تین چوٹیں آئی تھیں۔ ایک اینٹ میرے ماتھے پر اس زور سے لگی کہ میں گر پڑا۔ اور بے ہوش ہو گیا اور ظالم پھر بھی مجھے اوپر سے مارتے رہے لیکن اُن کے سامنے میں نے احمدیت کا سر نیچے نہیں ہونے دیا اور مسجد کو آگ نہیں لگنے دی۔ ........

پیارے آقا! جسم سے اس قدر خون نکل گیا ہے کہ ابھی میں کوئی کام کرتا ہوں تو سر میں درد اور چکر آتے ہیں۔ حضور! میرے گھر کا سامان میری بیوی کے سامنے جلا دیا گیا۔ جس کمرے میں میرے بچے تھے اُدھر بھی پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی۔ میرے دو چھوٹے بچوں کو الماریوں کے شیشے لگے جن سے دونوں بچے زخمی ہو گئے تھے۔ ایک بچے کا نام طارق احمد ذیشان اور دوسرے کا نام فضل احمد ذیشان ہے۔ میری بیوی کی کمر میں الماری لگنے سے ابھی تک درد ہوتا ہے لیکن ہم سب نے اپنے اپنے سروں کو اونچا رکھا اور دشمن کے آگے ایک آنسو نہیں بہایا ........ حضور! بندہ ایک بات پوچھتا ہے کہ اگر ظالم آئندہ ایسا کریں تو ہم کو کیا حکم ہے۔ اگر حضور کی اجازت مل جائے تو بندہ جانے اور یہ احرار پارٹی یعنی اسلام کے جو یہ ٹھیکیدار ہے وہ جانے۔ حضور! صبر کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے۔ ہم لوگ کہاں تک صبر کرتے رہیں گے۔ صرف پیارے آقا کی اجازت کی ضرورت ہے۔ ........ اگر ہم لوگ ننکانہ صاحب سے ربوہ چلے جائیں تو دشمن یہ سمجھے گا کہ احمدی ڈر سے ربوہ چلے گئے ہیں۔ میں نے ننکانہ کسی حال میں نہیں چھوڑنا اب موت آئے گی تو ننکانہ میں ہی آئے گی۔ ......"

اقتباس از خط مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب کاہلوں۔
C/o مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب۔ محلہ گیارہ وارڈ نمبر ۲۔
ننکانہ صاحب۔ ضلع شیخوپورہ۔

---

**درخواست دعا** خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے گردے کی تکلیف میں مبتلا ہونے کے سبب گجرات کے طبی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے آرام آگیا مگر اب ۱۸ جون ۸۹ کو اُن کو بہت سخت درد اُٹھا اور حالت ٹھیک نہیں ہے کھانا پینا بند ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ خاکسار۔ عبد المالک انور قادیان

---

اذکروا موتاکم بالخیر

# آہ! میرے والد بزرگوار وفات پاگئے

## سدا بہار بزرگ نہ رہے!

۲ر مئی بروز بدھوار ۱۹۸۹ء کو میرے والد بزرگوار محترم عبد الغنی صاحب لون انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

لون صاحب ناصر آباد کے ابتدائی احمدیوں میں واحد بزرگ تھے جنہوں نے ۹۰ سال کی لمبی عمر پائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار خلفاء کرام کی بیعت کرنے کی سعادت بخشی۔ آپ ہمیشہ چاق و چوبند رہتے تھے۔ نمازوں اور روزوں کی سختی سے پابندی کرتے تھے لہذا بزرگان خصوصاً محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کو "سدا بہار بزرگ" کے نام سے پکارتے تھے۔

مرحوم والد صاحب کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً اور بزرگان سلسلہ سے عموماً جو والہانہ محبت و عقیدت تھی وہ ہمارے لئے انشاء اللہ ہمیشہ مشعل راہ رہے گی۔ آپ کا طریق ہمیشہ یہ رہا کہ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک بحیثیت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناصر آباد خدمت کرتے رہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر جانا آپ کا معمول بن گیا تھا اور اس کے لئے سال کے ابتداء سے ہی تیاریاں کرتے تھے۔ افسوس چند سالوں سے ناسازی طبع کی بناء پر آپ قادیان نہ جا سکے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ناصر آباد (کنی پورہ) میں احمدیت کا پودا آپ کے والد مرحوم خواجہ غلام محمد صاحب لون نے لگایا اور اُن کی ہی انتھک کاوشوں سے آج پورا گاؤں احمدیت کے نور سے منور ہے مرحوم غلام محمد صاحب لون کبھی جیتے جی بحیثیت امام الصلوٰۃ خدمات انجام دیتے رہے۔

والد صاحب مرحوم ہمیشہ جماعتی کاموں میں منہمک رہے آپ کی بزرگی اور جماعتی کاموں میں انہماک کی وجہ سے ہی آپ بزرگان کی نظروں میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب ہوئے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مد ظلہ العالی ہمیشہ آپ سے محبت سے پیش آتے۔ مسجد نور ناصر آباد کی بنیاد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے رکھی آپ کی بزرگی کی وجہ سے آپ کو بھی اپنے ساتھ رکھا۔ اسی طرح یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (خلیفۃ المسیح الرابع) نے از راہ کرم ناصر آباد کے لئے ایک اسکول کی منظوری عنایت فرمائی اور ساتھ ہی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے ایک خطیر رقم بھی عنایت کی۔ چنانچہ یہ اسکول تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول کے نام سے شروع ہے اور نئی بلڈنگ کی بنیاد محترم غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مسلم مشن کشمیر نے رکھی اُس وقت بھی محترم نیاز صاحب نے محترم والد صاحب کی بزرگی کی وجہ سے اُن کو ساتھ ملا کر سنگ بنیاد رکھا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ مسجد محمود کے تعمیری کاموں میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

مرحوم والد صاحب خوش طبع خوش مزاج اور بذلہ سنج تھے آپ جس مجلس میں بیٹھتے تو وہ مجلس آپ کی خوش طبعی سے شگفتہ زار ہوتی۔ آپ کی خواہش یہ تھی کہ صد سالہ جشن کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں الحمد للہ آخر اللہ نے آپ کی یہ خواہش پوری کی۔ افسوس ایک خواہش جو آپ نے کی تھی وہ یہ تھی آپ چاہتے تھے کہ عید الفطر کی نماز عید گاہ میں باجماعت ادا کریں۔ لیکن طبیعت اس قدر کمزور تھی ہم نے مناسب نہ جانا۔ غرض بڑی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے اور دو لڑکیاں ایک بھرا پورا کنبہ چھوڑ گئے ہیں جو ...

"اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔"

غمزدہ خاکسار
نذیر احمد لون
صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد۔ کشمیر

## منقولات

## ضیاء دور میں اسلام کے نام پر بنائے گئے ظالمانہ قوانین پر نظر ثانی

### کی جائے گی ۔ بنیاد پرست ہمیشہ مذہب کے نام پر سیاسی قوت کے خواہاں رہے ہیں۔ بے نظیر

اسلام آباد ۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ضیاء حکومت کے دور میں اسلام کے نام پر بنائے گئے ان ظالمانہ قوانین پر نظر ثانی کی جائے گی جس کا مقصد محض اپنے ظلم و جبر کے دور کو جاری رکھنا تھا۔ فرانسیسی جریدے "جیری کلیئر" کے ساتھ ایک انٹرویو میں وزیر اعظم نے کہا کہ اسلام کا پیغام عزت اور مساوات کا پیغام ہے اور قیام پاکستان کا مقصد ہی ایک ایسا مسلم معاشرہ قائم کرنا تھا جس میں مردوں اور عورتوں کو مساوی مراعات حاصل ہوئے اور حقوق کی ضمانت ہوئی ۔ پاکستان میں بنیاد پرستوں کے زوال پر اظہار تشویش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ان کا مقصد ہمیشہ مذہب کے نام پر سیاسی قوت حاصل کرنا رہا ہے ۔ اور جنرل ضیاء الحق کے ساتھ ان کے ناپاک گٹھ جوڑ ملک کو اختلافات کی نذر کر دیا اور تباہ کر دیا لیکن انہیں یہ حق کس نے دیا کہ وہ ہی صرف اسلام کی بات کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ اسلام کا پیغام عزت اور مساوات کا پیغام ہے ظلم اور جبر کا نہیں اور اسلام کی اس سے مراد سماجی جمہوریت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ سیاسی مقاصد کے لئے اسلام کے نام پر کیا گیا ہے اس کا دوبارہ جائزہ لیا جائے گا ۔ کیونکہ ہم ضیاء کی سفاکی سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لینا چاہتے ہیں ۔ لیکن اسلام کے پیغام سے نہیں

( روزنامہ روشنی سری نگر ۱۴ جون ۱۹۸۹ء )

## درخواست دعا

مکرم شمس الدین صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار کو احسن رنگ میں خدمت دین و سلسلہ بجا لانے کی توفیق ملنے کے لئے ۔

( ادارہ )

## اعلان نکاح

مورخہ ۲۹/۶/۸۹ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں عزیزم مرزا میر احمد صاحب ولد مکرم مرزا افضل الرحمٰن صاحب آف کینیڈا کے نکاح کا اعلان عزیزہ راشدہ پروین مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ ۲۵ ہزار روپے ہندوستانی حق مہر پر فرمایا ۔ اور ایجاب و قبول کے بعد دعا کرائی ۔

خطبہ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بطور خاص فرمایا کہ ہر دو فریق کے دادا اور پڑدادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے ۔ قارئین بدر دعا کریں کہ مولیٰ کریم یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے مکرم مرزا منور احمد صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۱۰۰/ روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ ۔

( ادارہ )

## جماعتوں میں ماہ رمضان المبارک کے روح پرور لیل و نہار

جماعتہائے احمدیہ بھارت نے رمضان المبارک بڑے روح پرور ماحول میں گزارا درس قرآن ، نماز تراویح درس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کئے گئے ۔ احمدیت کی دوسری صدی کا یہ پہلا رمضان المبارک تھا اسی لئے اکثر جماعتوں میں خاص اہتمام سے منایا گیا اور بڑے دلچسپ اور کامیاب تبلیغی پروگرام بھی عمل میں آئے ۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کی رمضان المبارک کی عبادات قبول فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ۔ رپورٹیں موصول ہونے والی بعض جماعتوں کے نام بغرض ریکارڈ و دعا درج ذیل ہیں

● ۔ پھوسان (جموں) ● ۔ کوڈالی (کیرلہ) ● ۔ کانپور (یوپی) ● ۔ سیلر (بہار) ● ۔ اٹارسی ۔ (مدھیہ پردیش) ● ۔ کرڈاپلی (اڑیسہ) ● ۔ کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) ● ۔ تیما پور (کرناٹک) ● ۔ الاٹلور (کیرلہ) ● ۔ ظفر گئی (کشمیر) ● ۔ اگرتلہ (بنگال) ۔


"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔"

( الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام )

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف ، مالکان جمید ساری مارٹ ، سالح پور کٹک ( اڑیسہ )

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

پیشکش کرتے ہیں :- یانی پولیمرز کلکتہ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز - ۵۲۰۶ - ۵۱۲۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

**درخواست دعا:۔** مکرم عطاء الٰہی خان صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش جو مغربی جرمنی میں مقیم ہیں ان دنوں کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کے لیے بہتر رہائش اور عمدہ روزگار کے سامان مہیا فرمائے تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔


# اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH- 275475
RESI- 273903
CALCUTTA-700073

# اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

ترجمہ:۔ دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔

AZ
MOHAMMED.RAHMAT. PHONE C/o 896008
SPECIALIST.IN. ALL KINDS OF TWO WHEELER MOTOR VEHICLES
45-B-PANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MARG BOMBAY-PH-400008

# اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE-279203
CARD BOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

# اِسْتَادْنبوک

# اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاج دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں :۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

# رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORE
TARUN BHARAT COOP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND.FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE AND HERI (EAST)
PH- OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 BOMBAY-400099

# اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES ... SIZES
FIRE WOOD MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES E.T.C
Po VANIYAMBALAM-(KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

# الرحیم جیولرز

پروپرائٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

:۔ پتہ :۔

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ناظم آباد کراچی فون ۶۶۲۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

# آٹو ونگس

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
PHONE NO 76360
74350

# يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیشکردہ :- کرشنا احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سناکرسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر :- ۲۹۴



"فتح اور کامیابی ہمارا مقصد ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

| | |
|---|---|
| **احمد الیکٹرانکس** | **گڈلک الیکٹرانکس** |
| کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر) | انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر) |

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس



ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEBE' SONS
6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558 } BANGALORE = 560002



"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA TRADERS
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYA POOL
PHONE :- 522860 HYDERABAD-500002



"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱)

ٹیلیگرام "ALLIED"

**الائیڈ پروڈکٹس**

سپلائرز :- کرسنڈ لون۔ لون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ :- نمبر ۲۲/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد نمبر ۲۷ (آندھرا پردیش)



AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD . CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS ... P6 E6/354

**آٹو ٹریڈرز**

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک۔ بس جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبر 28-5222, 28-1652

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE. CALCUTTA-700001
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱



"ہمارا اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)

**MIR** ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر یا پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!